سلام پھیرتے وقت غلطی سے اللہ اکبر کہا، پھر سلام کے الفاظ کہہ کر سلام پھیرا تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نماز میں سلام پھیرنے کے لیے غلطی سے سلام کے الفاظ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا پھر فوراً یاد آنے پر دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے سلام کے الفاظ کہہ لیے تو کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں سلام کے الفاظ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوئی کہ یہ ذکر ہے اور نماز میں اللہ پاک کا ذکر بطور جواب نہ ہو، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ذکر اللہ کے بطور جواب ہونے سے مراد یہ ہے کہ نمازی نماز میں کسی شخص سے مخاطب ہو کر بطور جواب اللہ کا ذکر کرے، مثلا کوئی چھینک مارے، تو بطور جواب یرحمک اللہ کہے اور اگر خطاب کے بغیر خود ہی ذکر اللہ کرے، تو یہ ذکر مفسدِ نماز نہیں جیسے کوئی نماز میں چھینکنے کے بعد خود ہی الحمد للہ یا یرحمک اللہ کہے۔ نیز پوچھی گئی صورت میں سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہاں "اللہ اکبر" کہنے سے سلام میں کسی رکن کی مقدار تاخیر نہیں ہوئی، نہ کوئی واجب ترک ہوا۔ لہذا خروج بصنعہ لفظ سلام سے ہی پایا گیا، نماز بلا کراہت مکمل ہو گئی۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ نے دوران نماز ذکر اللہ کرنے کے متعلق ردالمحتار میں فرمایا:

"لولم یقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظیم لا تفسد لا ن نفس تعظیم اللہ تعالی والصلاۃ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینافی الصلاۃ"

یعنی: اگر اس نے (ذکر اللہ یا درود پاک سے) جواب کا ارادہ نہ کیا، بلکہ ثنا و تعظیم کا ارادہ کیا، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ فی نفسہ اللہ پاک کی تعظیم اور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا نماز کے منافی نہیں ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 2، صفحہ 460، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی نوریہ میں ہے "اگر قرآن کریم کے کلمات یا کلمہ طیبہ یا تسبیح کسی کے جواب میں کہے، تو مصرح کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، جبکہ بغرض جواب کہے، ہاں نیتِ جواب نہ ہو، تو پھر ان اذکار سے نماز قطعاً فاسد نہیں ہوتی۔" (فتاوی نوریہ، جلد 1، صفحہ 398، دار العلوم حنفیہ فریدیہ)

غنیۃ المستملی میں ہے

"(ان سها عن السلام) يعني بالسهو عن السلام (بانه اطال القعدة) الاخيرة ساكتا قدر ركن او اكثر (على ظن انه خرج من الصلوٰة) ثم علم انه لم يخرج ولم يسلم (فسلم) يسجد للسهو لتاخيره الواجب"

یعنی: اگر کوئی شخص سلام بھول گیا اور اس نے ایک رکن یا اس سے زائد کی مقدار خاموش رہتے ہوئے قعدہ اخیرہ طویل کر دیا اس گمان سے کہ وہ نماز سے نکل چکا ہے، پھر اسے یاد آیا کہ وہ نماز سے خارج نہیں ہوا اور اس نے سلام نہیں پھیرا، تو وہ سلام پھیرے اور سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ اس سے واجب میں تاخیر ہوئی ہے۔ (غنیۃ المستملی، صفحہ 401، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4182

تاریخ اجراء: 09 ربیع الاول 1447ھ / 03 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net